روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
ہفتہ 20 مئی 2006ء 21 ربیع الثانی 1427 ہجری 20 ہجرت 1385 ھش جلد 56-91 نمبر 109

جیسی نیت ہو گی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا۔ سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے۔ پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی خاطر ہجرت کی اس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کیلئے ہی ہوگی لیکن جس نے دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی خاطر ہجرت کی تو اس کی ہجرت کی غرض خدا تعالیٰ کے نزدیک بھی یہی سمجھی جائے گی اور ثواب میں سے اس کو کچھ نہیں ملے گا۔

(بخاری باب کیف بدء الوحی الی رسول اللّٰہ حدیث نمبر:1)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

منشی نظیر حسین صاحب نے سوال کیا کہ میں فوٹو کے ذریعہ تصویریں اتارا کرتا تھا۔ اور دل میں ڈرتا تھا کہ کہیں یہ خلاف شرع نہ ہو۔ لیکن جناب کی تصویر دیکھ کر یہ وہم جاتا رہا۔ فرمایا:

انماالاعمال بالنیات ۔ ہم نے اپنی تصویر محض اس لحاظ سے اتروائی تھی کہ یورپ کو............ کرتے وقت ساتھ تصویریں بھیج دیں، کیونکہ ان لوگوں کا عام مذاق اس قسم کا ہو گیا ہے کہ وہ جس چیز کا ذکر کرتے ہیں ساتھ ہی اس کی تصویر دیتے ہیں جس سے وہ قیافہ کی مدد سے بہت سے صحیح نتائج نکال لیتے ہیں۔............ جو میری تصویر پر اعتراض کرتے ہیں۔ وہ خود اپنے پاس روپیہ پیسہ کیوں رکھتے ہیں کیا ان پر تصویریں نہیں ہوتی ہیں۔

.... ایک وسیع مذہب ہے۔ اس میں اعمال کا مدار نیات پر رکھتا ہے۔ بدر کی لڑائی میں ایک شخص میدان جنگ میں نکلا جو اِترا کر چلتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھو یہ چال بری ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ ولا تمش فی الارض مرحا۔ (بنی اسرائیل :38) مگر اس وقت یہ چال خدا تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے کیونکہ یہ اس کی راہ میں اپنی جان تک نثار کرتا ہے اور اس کی نیت اعلیٰ درجہ کی ہے۔

غرض اگر نیت کا لحاظ نہ رکھا جائے تو بہت مشکل پڑتی ہے۔ اسی طرح پر ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جن کا تہ بند نیچے کو ڈھلکتا ہے وہ دوزخ میں جاویں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے کیونکہ ان کا تہ بند بھی ویسا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ تو ان میں سے نہیں ہے۔ غرض نیت کو بہت بڑا دخل ہے اور حفظ مراتب ضروری شئے ہے۔

منشی نظیر حسین صاحب: میں خود تصویر کشی کرتا ہوں۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟

فرمایا:

اگر کفر اور بت پرستی کو مدد نہیں دیتے۔ تو جائز ہے۔ آجکل نقوش و قیافہ کا علم بہت بڑھا ہوا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 18)

ایک شخص نے حضرت مسیح موعود سے سوال کیا تھا کہ کیا عکسی تصویر لینا شرعاً جائز ہے؟

فرمایا کہ:۔

یہ ایک نئی ایجاد ہے۔ پہلی کتب میں اس کا ذکر نہیں۔ بعض اشیاء میں ایک منجاب اللہ خاصیت ہے جس سے تصویر اتر آتی ہے۔

اگر اس فن کو خادم شریعت بنایا جاوے تو جائز ہے۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 479)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ

اس سال میٹرک اور ایف اے/ایف ایس سی کا امتحان دینے والے ایسے طلباء جو زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند ہیں وہ داخلہ کیلئے ابھی سے اپنی درخواست والد/سرپرست کی تصدیق کے ساتھ اور مقامی جماعت کے امیر صاحب/صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو ارسال کریں تا کہ داخلہ کے انٹرویو سے پہلے ضروری دفتری کارروائی مکمل کی جاسکے۔

امیدوار قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا یقینی بنائیں ۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں عربی اور انگریزی کے معیار کو نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔ سیرت النبیؐ، سیرت حضرت مسیح موعود، مختصر تاریخ احمدیت، کامیابی کی راہیں دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ پاکستان نیز روزنامہ الفضل اور جماعتی رسالہ جات کا مطالعہ کرتے رہیں۔ اور مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی مرکزی تربیتی کلاس میں شامل ہوں۔

درخواست میں نام، ولدیت اور تاریخ پیدائش سکول کے ریکارڈ کے مطابق اور مکمل پتہ درج ہو۔

کلاس نہم/فرسٹ ائیر (گیارہویں) میں حاصل کردہ نمبر اور واقفین نو اپنا حوالہ وقف نو بھی درج کریں

داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا معین تاریخ کا اعلان روزنامہ الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاءاللہ

مزید معلومات کیلئے ان فون نمبرز پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ 0345-7894022-047-6213563

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

ربوہ کے مصفافات میں پلاٹ خریدنے میں احتیاط کریں

مضافاتی کمیٹی کے علم میں یہ بات آئی ہے کہ احمدی حضرات نئی مضافاتی کالونیوں میں پلاٹ خرید رہے ہیں۔ یہ کالونیاں غیر منظور شدہ ہیں اور کل کو مشکلات پیش آئیں گی۔ اس لئے کوئی دوست ان کالونیوں میں پلاٹ نہ خریدیں۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

نقطہ منتہا

ازل سے ہی تو خاتم الانبیاء تھا
ازل سے ہی تو نقطہ منتہا تھا
جب ارض و سما، نہ زمان و مکاں تھا
اندھیرا خلا تھا، دھواں ہی دھواں تھا
نہ تھے چاند سورج نہ تھیں کہکشائیں
نہ بادل، نہ بارش نہ ٹھنڈی ہوائیں
سمندر نہیں تھے، فضائیں نہیں تھیں
یہ موسم نہیں تھے، گھٹائیں نہیں تھیں
تھی بزمِ عناصر عجب زلزلوں میں
جب آدم تھا تخلیق کے مرحلوں میں
تھا مٹی میں، پانی میں گارے میں لت پت
کل انسانیت تھی خسارے میں لت پت
ملائک تھے حیراں، عجب بے کلی تھی
تجسس تھا وہ سب کی جاں پر بنی تھی
نظر تب بھی خالق کی تجھ پر لگی تھی
اور ایسی نظر جس میں وارفتگی تھی
ترے واسطے ہی یہ سب غلغلہ تھا
ترے واسطے ہی جہاں سج رہا تھا
تو اس وقت بھی نقطہ منتہا تھا
تو اس وقت بھی خاتم الانبیاء تھا

ا۔ع۔ ملک

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

اعلان دارالقضاء

(مکرم محمد عظیم احمد صاحب بابت ترکہ مکرم مرزا عبدالحق صاحب)

مکرم محمد عظیم احمد صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم مرزا عبدالحق صاحب ابن مکرم مرزا فضل الدین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 3 بلاک نمبر 1 دارلرحمت میں سے 4 مرلہ 159 مربع فٹ منتقل کردہ ہے۔ یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرم محمد عظیم احمد صاحب۔ بیٹا
2۔ مکرم نسیم احمد صاحب۔ بیٹا
3۔ مکرم وسیم احمد صاحب۔ بیٹا
4۔ مکرم نعیم احمد صاحب۔ بیٹا
5۔ مکرم ظفر احمد صاحب۔ بیٹا
6۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ۔ بیٹی
7۔ مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ۔ بیٹی
8۔ مکرمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ۔ بیٹی
9۔ مکرمہ منیر فردوس صاحبہ۔ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اگر اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ شکریہ

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆..........☆..........☆

(مکرمہ مجیدہ خاتون صاحبہ بابت ترکہ راجہ عبدالوہاب صاحب)

مکرمہ مجیدہ خاتون صاحبہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم راجہ عبدالوہاب صاحب ولد راجہ عبدالسلام صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام پلاٹ نمبر 22 بلاک نمبر 22 برقبہ 10 مرلہ واقع دارالرحمت شرقی الف منتقل کردہ ہے۔ یہ پلاٹ میرے دو بیٹوں مکرم راجہ عبدالشکور صاحب، مکرم راجہ عبدالرؤف صاحب کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرمہ مجیدہ خاتون صاحبہ بیوہ
2۔ مکرم راجہ عبدالشکور صاحب بیٹا
3۔ مکرم راجہ عبدالرؤف صاحب بیٹا
4۔ مکرمہ عذرا پروین صاحبہ بیٹی
5۔ مکرمہ نصرت مبشر صاحبہ بیٹی
6۔ مکرمہ امۃ المتین طاہرہ صاحبہ بیٹی
7۔ مکرمہ فریدہ انجم صاحبہ بیٹی
8۔ مکرمہ رشیدہ انجم صاحبہ بیٹی
9۔ مکرمہ فریحہ راجہ صاحبہ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اگر اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ شکریہ

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆..........☆..........☆

(مکرم بشیر احمد گورائیہ صاحب بابت ترکہ محترمہ آمنہ بیگم گورائیہ صاحبہ)

مکرم بشیر احمد صاحب گورائیہ نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ گورائیہ زوجہ مکرم محمد علی صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ہیں۔ ان کے نام پلاٹ نمبر 31/1 دارالفضل غربی برقبہ پانچ مرلہ منتقل کردہ ہے۔ یہ پلاٹ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرم بشیر احمد گورائیہ صاحب بیٹا
2۔ مکرم نصیر احمد گورائیہ صاحب بیٹا
3۔ مکرم محمد اسلم گورائیہ صاحب بیٹا
4۔ مکرمہ صفیہ اختر نصر اللہ صاحبہ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اگر اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ شکریہ

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆..........☆..........☆

(مکرم منور احمد اختر صاحب بابت ترکہ محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ)

مکرم منور احمد اختر صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم بقضائے الٰہی وفات پا گئیں ہیں۔ ان کے نام پلاٹ نمبر 23/16 برقبہ 10 مرلے واقع دارالنصر ربوہ منتقل کردہ ہے۔ یہ پلاٹ بحصص شرعی ہم تمام ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ مکرم منور احمد اختر صاحب بیٹا
2۔ مکرم مظفر احمد اختر صاحب بیٹا
3۔ مکرم رشید احمد اختر صاحب بیٹا
4۔ مکرم منصور احمد اختر صاحب بیٹا
5۔ مکرم منظور احمد اختر صاحب بیٹا
6۔ مکرم محمود احمد اختر صاحب بیٹا
7۔ مکرمہ بشریٰ پروین صاحبہ بیٹی
8۔ مکرمہ امۃ الباسط صاحبہ بیٹی

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اگر اس منتقلی پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن لاہور کے 47 ڈاکٹرز کے وفد کا

فضل عمر ہسپتال اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کا معلوماتی دورہ

ہسپتال میں بڑھتی ہوئی سہولتوں کے ساتھ ڈاکٹروں کی شدید ضرورت ہے

رپورٹ: فخرالحق شمس صاحب

قیام پاکستان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعت احمدیہ کے نئے مرکز ربوہ کی جب بنیاد رکھی تو اس بات کا خاص خیال رکھا کہ خدا کی اس بستی میں انسان کے لئے تمام سہولتیں مہیا ہونی چاہئیں۔ چنانچہ دیگر سہولتوں کے ساتھ ساتھ آپ نے آج سے پچاس سال پہلے مورخہ 20 فروری 1956ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اور تین سال بعد 21 مارچ 1958ء کو عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ فضل عمر ہسپتال کی نوتعمیر شدہ عمارت کا افتتاح فرمایا۔ اس وقت کے ہسپتال میں صرف آؤٹ ڈور، لیبارٹری، ایکسرے اور دو وارڈز کی سہولیات موجود تھیں۔

ترقیات کی منازل

نصف صدی کے اس سفر میں فضل عمر ہسپتال نے ترقیات کے بہت سے سنگ میل عبور کئے۔ سپیشلسٹ یونٹ قائم ہوئے، نئے سے نئے شعبہ جات کا آغاز ہوا اور اپنے علاقے میں نیک نامی اور شفاء بانٹنے کا مشہور و معروف ادارہ بن گیا۔ اور سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد، ایکسرے الٹرا ساؤنڈ اور لیبارٹری میں جدید سہولتوں کے علاوہ بیگم زبیدہ بانی گائنی ونگ اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی تعمیر نے تو فضل عمر ہسپتال ربوہ کو پنجاب کے بہترین ہسپتالوں کی صف میں لا کھڑا کیا ہے۔

وفد کی آمد

مورخہ 30/اپریل 2006ء کو احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن لاہور کا ایک 47 رکنی وفد مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب کی قیادت میں فضل عمر ہسپتال کی انتظامیہ کی دعوت پر ہسپتال کا دورہ کرنے کے لئے ربوہ آیا۔ اس وفد میں شامل 21 مرد ڈاکٹرز اور 26 خواتین ڈاکٹرز نے جدید سہولیات سے آراستہ زبیدہ بانی گائنی ونگ اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ کی تاریخ میں اتنی بڑی تعداد پر مشتمل ڈاکٹرز کا وفد معلوماتی دورے پر پہلی مرتبہ آیا ہے۔ اس وفد میں زیادہ تر نوجوان ڈاکٹرز شامل تھے جو لاہور کے مختلف ہسپتالوں اور میڈیکل کالجز میں سروس کر رہے ہیں۔ ان کے علاوہ میڈیکل کالج کے طلباء و طالبات بھی اس وفد میں شامل تھے۔ ان کے یہاں آنے کا بڑا مقصد یہ تھا کہ ڈاکٹرز خود ہسپتال کا جائزہ لیں ہسپتال کے مختلف شعبہ جات دیکھیں اور ہسپتال کی مستقبل کی پلاننگ سے بہرہ ور ہوں اور ان کو یہ بھی علم ہو کہ فضل عمر ہسپتال کیسے ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے اب اس سارے علاقے کا سب سے اہم ہسپتال بن چکا ہے۔ نیز ہسپتال کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ڈاکٹرز اپنے آپ کو پیش کریں۔

اس وفد نے سب سے پہلے زبیدہ بانی ونگ کے مختلف شعبہ جات دیکھے، طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ چھ منازل پر مشتمل بلند عمارت کا دورہ کیا اور ہسپتال کے سیمینار ہال میں بریفنگ میں شرکت کی۔ آیئے اب ان مراحل کی تفصیل ملاحظہ کرتے ہیں۔

مہمانان کی آمد دوپہر 12 بجے سے شروع ہوئی زبیدہ بانی ونگ کے سامنے مکرم ماجد احمد خان صاحب ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر اور مکرم بریگیڈئر (ر) ڈاکٹر پیر دبیر احمد صاحب ڈپٹی ایڈمنسٹریٹر نے مہمانوں کا استقبال کیا۔ زبیدہ بانی ونگ کے ویٹنگ روم میں ان کے بیٹھنے اور ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔

بیگم زبیدہ بانی ونگ

مکرم کیپٹن ماجد احمد خان صاحب نے وفد کو زبیدہ بانی ونگ کے مختلف شعبہ جات کا وزٹ کرایا۔ ساتھ ساتھ ضروری معلومات اور ڈاکٹرز کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ انہوں نے بتایا کہ 40 ہزار مربع فٹ پر یہ خوبصورت عمارت 18 ماہ کے ریکارڈ عرصہ میں مکمل کی گئی ہے۔ اس میں زیادہ توجہ ہسپتال کے فنکشنل ہونے کو دی گئی ہے۔ اور اس بات کا خیال بھی رکھا گیا ہے کہ اس کی مزید توسیع بھی کی جا سکے اور جگہ کم ہونے کے باعث ایک منزل بیسمنٹ میں بنائی گی ہے لیکن اس کا ڈیزائن ایسا ہے کہ یہ نچلی منزل دکھائی دیتی ہے۔ اس میں ہر قسم کے حفظان صحت کے پہلوؤں کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

انہوں نے بتایا کہ آجکل گائنی آؤٹ ڈور میں 70 سے 100 مریض روزانہ آتے ہیں جن کا علاج معالجہ کیا جاتا ہے زبیدہ بانی ونگ کے ٹیوٹوریل اور لائبریری کے معائنہ کے دوران انہوں نے وفد کو بتایا کہ مکرمہ ڈاکٹر نصرت جہاں صاحبہ گائناکالوجسٹ اور ان کی ٹیم شب و روز محنت سے یہ یونٹ چلا رہی ہیں بظاہر وسیع و عریض نظر آنے والی عمارت اپنے قیام کے چھ ماہ بعد ہی کم پڑ گئی۔

لیبر رومز اور آپریشن تھیٹر

لیبر رومز آپریشن تھیٹر کے حوالے سے انہوں نے بتایا کہ اس آپریشن تھیٹر میں صرف گائنی آپریشنز ہی کئے جاتے ہیں۔ آپریشن تھیٹر کے علاوہ چار لیبر رومز بنائے گئے ہیں اور ان میں ایک لیبر روم ہیپاٹائٹس کے مریضوں کے لئے مختص کیا گیا ہے۔ پاکستان میں یرقان کے مریضوں کی شرح کافی زیادہ ہے۔ اس پس منظر میں ایک طرف تو یہ ضروری ہے کہ ان مریضوں کو مناسب سہولت مہیا ہو اور دوسری طرف اس امر کا اہتمام بھی ضروری ہے کہ جراثیم دوسرے مریضوں کو منتقل نہ ہو سکیں۔ اس صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے علیحدہ لیبر روم بنایا گیا ہے۔

انہوں نے بتایا لیبر ایمرجنسی کے مریضوں کے لئے علیحدہ کمرہ رکھا گیا ہے اور اس کے ساتھ لواحقین کے لئے انتظارگاہ بھی بنائی گئی ہے تا کہ انہیں تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ زبیدہ بانی ونگ کے بعض شعبہ جات کا تعارف خواتین ڈاکٹرز کو مکرمہ ڈاکٹر نصرت مجوکہ صاحبہ ساتھ ساتھ کرواتی جا رہی تھیں۔

وارڈز اور پرائیویٹ رومز

اس ونگ کی تیسری منزل کے دورے کے دوران مکرم ماجد احمد خان صاحب نے وفد کو بتایا کہ اس منزل پر مریضوں کو داخل کرنے کے لئے وارڈز اور پرائیویٹ روزمز بنائے گئے ہیں۔ اس نئے یونٹ کے اضافے سے فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کو داخل کرنے کی گنجائش میں پچاس فیصد سے زائد اضافہ ہو گیا ہے وارڈ کی منصوبہ بندی میں یہ بات پیش نظر رکھی گئی ہے کہ جنرل وارڈ کو بھی سیمی پرائیویٹ وارڈ کی طرز پر بنایا گیا ہے۔ یعنی تین سے چار مریضوں کے لئے علیحدہ علیحدہ Bays بنائی گئی ہیں۔ یہ طبی نقطہ نگاہ سے موزوں بھی ہے اور مریضوں کے آرام و سکون کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ اس ونگ میں اس وقت کل 47 بیڈز موجود ہیں ان کے علاوہ چھ پرائیویٹ رومز ہیں۔ ان سب کو گرمیوں میں ائیرکنڈیشنرز اور سردیوں میں ہیٹر کی سہولت دی گئی ہے جبکہ پرائیویٹ روم کے ساتھ بالکنی بنائی گئی ہے۔ ان پرائیویٹ روزمز میں سے ایک سپیشل روم ہے اس منزل کے وسط میں نرسنگ سٹیشن موجود ہے۔ بچوں کے آئی سی یو کے معائنہ کے دوران انہوں نے اس وارڈ کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ بچوں کے اس انتہائی نگہداشت وارڈ میں نئے پیدا ہونے والے ان بچوں کو رکھا جاتا ہے جو مختلف عوارض کا شکار ہوں۔ اس وارڈ کی جدید سہولتوں میں مصنوعی سانس کی مشینیں مکینیکل وینٹیلیٹر، انکیوبیٹر، وارمرز مانیٹرز، بلڈ گیس اینالائزر اور فوٹوتھیراپی کی مشینیں شامل ہیں۔ Special Care Baby Unit علاقے کا بہترین یونٹ ہے۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ

دوپہر 12 بجکر 50 منٹ پر وفد کے ارکان نے دنیا میں جماعت احمدیہ کے بہت بڑے پراجیکٹ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے وزٹ کا آغاز کیا۔ چھ منزلوں پر مشتمل دل کا یہ ہسپتال کل ایک لاکھ 20 ہزار 457 مربع فٹ مسقّف حصہ پر پھیلا ہوا ہے اس میں 74 بیڈز پر مشتمل وارڈز ہوں گے اور پرائیویٹ رومز کی تعداد 16 ہے۔ آؤٹ ڈور میں 300 مریضوں کو اٹینڈ کرنے کی گنجائش ہے۔ اینجیوگرافی اور دل کے آپریشنز کے لئے دو دو تھیٹرز بنائے گئے ہیں۔ اسی طرح ایک آڈیٹوریم اور ایک ٹیچنگ انسٹیٹیوٹ بھی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا حصہ ہے۔ فیز ون کے میڈیکل اور نان میڈیکل 34 شعبہ جات میں ڈاکٹرز اور کارکنان خدمات بجا لائیں گے۔ ابھی تک پانچ کارڈیالوجسٹ نے اس ادارے کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں، ان میں سے تین امریکہ اور ایک ایک ابوظہبی اور انگلینڈ سے تشریف لائیں گے۔

جدید شعبہ جات اور سہولتیں

جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ 6 منازل یعنی چھ لیولز پر مشتمل ہے۔ دو لیولز بیسمنٹ میں اور چار لیولز ان کے اوپر تعمیر کئے گئے ہیں اور تعمیر کا کام ابھی جاری ہے۔ مکرم ماجد خان صاحب نے سب سے پہلے تیسرے لیول سے اراکین وفد کو تعارف کرانا شروع کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اس لیول پر کارڈک ایمرجنسی اور اس سے متعلقہ وارڈز وغیرہ بنائے گئے

ہیں۔ CCU میں 15 بیڈز کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ دوسرے لیول کا تعارف کراتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ یہاں 300 نشستوں کا اپنی نوعیت کا منفرد آڈیٹوریم ہے۔ جس میں میڈیکل کے شعبہ سے متعلق مختلف قسم کی تقریبات لیکچرز اور میٹنگز وغیرہ ہو سکیں گی۔ اس کی خوبی یہ ہے کہ یہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں موجود کیتھ لیب اور آپریشن تھیٹر سے منسلک ہوگا۔ اگر آڈیٹوریم میں بیٹھے ہوئے حاضرین کو کوئی آپریشن براہ راست دکھانا ہو تو اس کی سہولت موجود ہے۔ انہوں نے بتایا کہ لیول ون سپورٹ سروسز فلور ہے۔ یعنی اس میں ہسپتال لانڈری ہوگی جو مکمل ہسپتال کی ضروریات کو ڈیل کرے گی۔ اسی طرح اس لیول میں کچن بھی قائم کیا گیا ہے جہاں سے ہر لیول پر فوڈ سروس مہیا ہوگی۔ یعنی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں صرف مرکزی طور پر کھانا مہیا (Serve) کیا جائے گا۔ اس کچن اور اس سے متعلقہ سروسز کو ڈیزائن کرنے کے لئے خاص طور پر الیاس وقار صاحب کی خدمات حاصل کی گئیں اسی لیول پر موجود سٹیم جنریٹرز کے ایریا کا بھی تعارف کروایا گیا اور بتایا گیا کہ اس کے علاوہ تمام فضل عمر ہسپتال کے لئے الیکٹرک سپلائی کا سینٹرل کنٹرول روم بھی ہے۔ جہاں 630Kv طاقت کا ٹرانسفارمر لگایا گیا ہے اور بجلی کی سپلائی معطل ہونے کی صورت میں کئی بیک اپس (Backups) موجود ہیں۔

بعدہ لاہور سے تشریف لانے والے ڈاکٹرز کے وفد کو لیول 4، 5 اور 6 کا تعارف کرایا گیا جن میں مین لائبریری، کمپیوٹر لیب، مریضوں اور ڈاکٹرز کے لئے جمنیزیم، جنرل وارڈز، پرائیویٹ رومز، آپریشن تھیٹرز کمپلیکس اور کیتھ لیب وغیرہ بنائی جائیں گی۔ اس وسیع وعریض عمارت کی چھت سے سرسبز وشاداب شہر ربوہ کا مکمل نظارہ کیا جا سکتا ہے۔

سیمینار ہال میں بریفنگ

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے اس تفصیلی دورے کے بعد فضل عمر ہسپتال کے سیمینار ہال میں ایک بریفنگ کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس بریفنگ کا آغاز دوپہر ڈیڑھ بجے تلاوت قران کریم سے ہوا۔ کمپیئرنگ کے فرائض مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب نے ادا کئے اور آغاز میں انہوں نے تعارف پیش کیا۔ مکرم لیفٹیننٹ کرنل (ر) ڈاکٹر منیر احمد صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال نے اراکین وفد سے استقبالیہ خطاب کیا۔ مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض دل نے اپنے خیالات کا اظہار کیا جس میں انہوں نے بتایا کہ کسی بھی ہسپتال کی کارکردگی کو ناپنے کے لئے چھ پیرا میٹرز ہوتے ہیں۔ انہوں نے ان کی تفصیل بھی بیان کی۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا اقتباس سنایا جس میں آپ نے ڈاکٹرز کی ذمہ داریوں اور خدمات کی اہمیت پر روشنی ڈالی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خواہش تھی کہ فضل عمر ہسپتال دنیا میں سب سے بہترین ہسپتال ہو۔ مکرم کیپٹن ماجد احمد خان صاحب نے اس بریفنگ کے آخر میں فضل عمر ہسپتال اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا ملٹی میڈیا کے ذریعے تعارف پیش کیا۔ انہوں نے فضل عمر ہسپتال کے ابتدائی حالات پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس وقت فضل عمر ہسپتال میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ جنرل سرجری، گائناکالوجی، ای این ٹی، امراض چشم، ڈینٹل سرجری، میڈیسن، اینستھیزیا، پیڈیاٹرک، چوبیس گھنٹے لیبارٹری سروسز اور چوبیس گھنٹے ریڈیالوجی سروسز انہوں نے بتایا کہ اس وقت فضل عمر ہسپتال میں کل 243 کا سٹاف کام کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سال 5-2004ء میں آؤٹ ڈور میں کل ایک لاکھ 64 ہزار 284 مریضوں کو دیکھا گیا جبکہ امسال مارچ تک دیکھنے والے مریضوں کی تعداد ایک لاکھ 27 ہزار 767 ہے۔ گزشتہ سال 8 ہزار 198 مریض داخل ہوئے جبکہ امسال مارچ تک مریضوں کے داخل ہونے کی تعداد 7 ہزار 344 ہے۔ انہوں نے بتایا کہ گزشتہ سالوں میں 34 سپیشلسٹ ڈاکٹرز نے امریکہ اور پاکستان کے مختلف شہروں سے تشریف لا کر فضل عمر ہسپتال میں آنے والے مریضوں کا معائنہ کیا۔ امریکہ سے آنے والے ڈاکٹرز نے ایک ہفتہ یا اس سے زیادہ عرصہ وقف عارضی کے طور پر پیش کیا۔ انہوں نے فضل عمر ہسپتال میں بڑھتی ہوئی ترقی کے ساتھ ساتھ سٹاف اور ڈاکٹرز کی خالی آسامیوں کے حوالے سے ضروریات کی تفصیل بھی بیان کی۔ اس کے بعد انہوں نے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا تفصیلی تعارف پیش کیا۔ جس میں شعبہ جات کی تفصیل، فیزون کے ڈاکٹر اور سٹاف کی لسٹ وغیرہ شامل ہے۔ بعدہ ڈاکٹرز نے سوالات پوچھے جن کے انہوں نے تسلی بخش جواب دیئے۔

وفد کے تاثرات

بریفنگ کے آخر پر وفد کے سربراہ مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب نے اپنے خیالات بیان کئے اور اس مکمل وزٹ پر خوشی کا اظہار کیا۔ انہوں نے بتایا زبیدہ بانی ونگ اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی عمارات کو دیکھ کر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ انہوں نے کہا وفد کے جملہ اراکین نے بھی فضل عمر ہسپتال کی کارکردگی، سہولیات اور صفائی کے معیار کو سراہا ہے بریفنگ کے آخر پر مکرم ایڈمنسٹریٹر صاحب فضل عمر ہسپتال نے دعا کرائی۔ اس کے بعد مرد ڈاکٹرز کے لئے گیسٹ ہاؤس فضل عمر ہسپتال اور خواتین ڈاکٹرز کے لئے شعبہ ریڈیالوجی میں ظہرانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں وفد کے علاوہ ایڈمنسٹریٹر صاحب اور ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب اور فضل عمر ہسپتال کے ڈاکٹرز نے بھی شرکت کی۔ سہ پہر چار بجے احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن لاہور کا یہ وفد فضل عمر ہسپتال کا دورہ مکمل کرنے کے بعد لاہور روانہ ہوا۔

خدمت خلق کا جذبہ

مورخہ 20 فروری 2003ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے (جب آپ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ تھے) زبیدہ بانی ونگ فضل عمر ہسپتال ربوہ کی افتتاحی تقریب کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جماعت کے ہسپتال اور سکول کبھی بھی تجارتی بنیادوں پر نہیں بلکہ خدمت کے جذبہ کے تحت قائم ہوئے ہیں۔ اور خلفاء کی یہی منشاء اور ہدایات رہی ہیں۔ آج سے سو سال پیچھے مڑ کر دیکھیں تو حضرت مسیح موعود قادیان اور گردو نواح کے لوگوں کے لئے مصروفیات کے عالم میں ادویات اپنے پاس رکھتے اور ان کا علاج معالجہ کرتے اور فرماتے کہ خدمت خلق بھی دینی اور ثواب کا کام ہے اور مومن کو اس میں سست اور بے پرواہ نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹرز، سٹاف اور انتظامیہ کو حضرت مسیح موعود کی خدمت خلق کے اس جذبہ کے تحت کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دواؤں کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے مریض کی مدد کرنے کی توفیق دے۔

(روزنامہ الفضل 26 فروری 2003ء)

اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس خواہش کو ہر لحاظ سے پورا فرمائے اور فضل عمر ہسپتال ایسے نمونے کا ہسپتال بن جائے جہاں شفاء بانٹنے کے ساتھ ساتھ خدمت خلق بھی کی جاتی ہو۔ آمین

حافظ مسرور احمد صاحب

حفظ قرآن کا طریق

اور دعا

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مجلس میں حضرت علیؓ، نے قرآن کریم بھول جانے کے متعلق شکایت کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوالحسن! کیا میں تمہیں ایسے مفید کلمات نہ سناؤں جن سے تیرا حفظ قرآن پختہ ہو جائے؟ پھر آپ نے یہ طریق بتایا کہ جمعہ کی رات کو آخری حصے میں نوافل ادا کرو (یہ قبولیت دعا کی خاص گھڑی ہوتی ہے) اور حضرت یعقوبؑ نے بھی اسی جمعہ کی رات کے انتظار میں کہا تھا کہ میں اپنے رب سے عنقریب استغفار کروں گا۔ (سورۃ یوسف آیت: 99) اگر ایسا ممکن نہ ہو تو رات کے درمیانی یا پھر پہلے حصے میں چار رکعت نماز ادا کرو۔ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ یٰسٓ، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ سورۃ ملک پڑھو۔ آخری رکعت کے بعد جب تشہد پڑھ لو تو اللہ کی حمد وثناء اور مجھ پر اور انبیاء پر درود اور مومنوں کے لئے استغفار کے بعد یہ دعا پڑھو۔ کم از کم تین جمعے اور زیادہ سے زیادہ پانچ یا سات جمعے ایسا کرو، تمہاری دعا قبول ہو جائے گی۔ اور اس ذات کی قسم جس نے مجھے بھیجا ہے کہ پکے مومن کی دعا رد نہیں کی جاتی۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت علیؓ پانچ یا سات مرتبہ یہ نسخہ آزمانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک ایسی ہی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور! کجا میرا یہ حال تھا کہ روزانہ چار آیتیں بھی یاد کرتا تھا تو بھول جاتا تھا۔ اب یہ حال ہے کہ روزانہ چالیس چالیس آیتیں بھی یاد کر لیتا ہوں اور جب خود دہراتا ہوں تو ایسے لگتا ہے جیسے قرآن شریف آنکھوں کے سامنے پڑا ہے۔ پہلے یہی حال رسول اللہؐ کی احادیث کو یاد رکھنے کا بھی تھا کہ رسول اللہؐ سے سننے کے بعد دہراتا تو بھول چکی ہوتیں اور اب ایک مرتبہ احادیث سن کر کسی لفظ کی کمی بیشی کے بغیر سنا سکتا ہوں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم! ابوالحسن علی پکا مومن ہے۔ دعا کا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ:۔ اے اللہ جب تک تو مجھے زندہ رکھے ہمیشہ گناہ چھوڑنے کے لئے مجھ پر خاص رحمت فرما۔ لایعنی باتوں کے مجھ سے بالا رادہ سرزد ہونے کے بارہ میں مجھ پر رحم فرما اور مجھے ایسا حسن نظر عطا فرما جن سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اے اللہ! جو ارض وسماء کو پہلی بار خوبصورتی سے پیدا کرنے والا ہے۔ اے جلال واکرام والے! اور ایسی بلند عزت والے جس کا قصد نہیں کیا جا سکتا۔

اے اللہ! اے رحمٰن خدا! میں تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو میرے دل میں اپنی پاک کتاب (قرآن) کو جس طرح تو نے مجھے سکھایا ہے، اب اس کے حفظ کو خوب پختہ کر دے اور مجھے توفیق دے کہ میں اس کو اس طرح پڑھوں کہ تو راضی ہو جائے۔ اے اللہ! آسمانوں اور زمین کو بلا نمونہ پیدا کرنے والے جلال واکرام اور ایسی عزت والے جس کا قصد نہیں کیا جا سکتا! میں تجھ سے اے اللہ! اے رحمٰن! تیرے جلال اور تیرے چہرے کے نور کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ تو میری آنکھوں کو اپنی کتاب کے نور سے منور کر اور اسے میری زبان پر رواں کر دے۔ اور میرے دل کو اس کے لئے وسعت دے اور سینے کو اس کے ساتھ کھول دے اور اس پاک کلام کے ساتھ میرے بدن کو دھو دے۔ (آمین ثم آمین) تیرے سوا کون ہے جو حق بات میں میری مدد کرے۔ اور اس چیز کی توفیق تیرے سوا کوئی بھی تو عطا نہیں کر سکتا۔ اللہ کے سوا کسی کو کوئی طاقت حاصل نہیں اور نہ ہی کوئی قوت۔ وہ اللہ جو بلند شان والا اور عظیم ہے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

تحریک وصیت عطیہ چشم میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں

محترم محمد یعقوب امجد صاحب کی یاد میں

راجہ برہان احمد طالع صاحب

درمیانہ قد، گول چہرہ، ڈاڑھی اور مونچھیں زیادہ تر سفید، باوقار لباس اور گرجدار آواز میں اردو زبان کا ہر لفظ درست تلفظ کے ساتھ ادا کرنا یہ حلیہ اور اوصاف ہمارے مرحوم استاد مکرم و محترم محمد یعقوب امجد صاحب کے تھے۔ جب جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے تو یہ گمان تھا کہ اردو پڑھنے میں تو زیادہ دقت نہ ہوگی ہگر جب اردو کی کاپی پہلی دفعہ چیک ہو کر آئی تو علم ہوا کہ اردو زبان کیا ہوتی ہے۔ سب کلاس کے طلباء کی کاپیاں شروع سے آخر تک سرخ سیاہی سے مزیّن تھیں۔ ایک ایک لفظ کو درست طور پر لکھنا ہمیں محترم استاد صاحب نے سکھایا، اردو تلفظ اور گرائمر کی ایسی غلطیاں جو گویا فطرتِ ثانیہ بن چکی تھیں ان کی اصلاح بھی آپ ہی کی مرہونِ منت ہے۔

پیدائش اور خاندانی تعارف

آپ 31 دسمبر 1931 کو ضلع سیالکوٹ کے ایک دور افتادہ گاؤں "عینو باجوہ" میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد کا نام میاں اللہ دتہ اور دادا صاحب کا نام میاں محمد عبد اللہ تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت 1907ء میں آئی جب بذریعہ خط پہلے آپ کے والد صاحب اور 1908ء میں بذریعہ خط دادا صاحب نے بیعت کی۔ آپ کے والد صاحب کو احمدیت کا پیغام ان کے ایک استاد محترم علی محمد صاحب جو غوطہ فتح گڑھ میں پڑھاتے تھے کے ذریعے ملا تھا۔ آپ کے والد صاحب نے 1910ء میں پہلی دفعہ قادیان آکر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی دستی بیعت کی اس وقت آپ کے دادا فوت ہو چکے تھے والد صاحب گاؤں کے پہلے احمدی تھے ان کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں۔ آپ کی والدہ نے بھی بیعت کر لی اور آپ کے یہ دونوں بزرگ والدین موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

گھریلو حالات اور ابتدائی تعلیم

آپ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے اور پانچ بہنوں کے چھوٹے بھائی تھے۔ آپ قریباً تین سال کے تھے کہ والد صاحب نے نارووال میں سکونت اختیار کر لی 1938ء میں آپ اسلامیہ ہائی سکول، نارووال میں داخل کر دئے گئے۔ وہاں سے 1942ء میں پرائمری پاس کی اور پھر والد صاحب نے دادا جان مرحوم کی خواہش کے مطابق آپ کو اسی سال قادیان مدرسہ احمدیہ میں داخل کروا دیا۔ آپ خود اپنی تعلیمی زندگی کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

"محترم دادا جان کی خواہش کے مطابق مجھے 1942ء میں قادیان مدرسہ احمدیہ میں داخل کروا دیا گیا والد صاحب خود تو کاروبار کی وجہ سے نارووال میں رہتے مگر 1940ء میں قادیان میں مکان بنوالیا تھا۔ اس لئے میرے ساتھ میری والدہ صاحبہ اور ایک بہن آپا حنیفہ بی بی کو بھجوا دیا۔ 1947ء تک قادیان میں زیر تعلیم رہا۔ اگرچہ اس وقت تک خاکسار ابھی چھوٹا تھا۔ مگر اطفال الاحمدیہ کی تنظیم میں باقاعدہ داخل تھا اور اپنے محلّہ دار العلوم میں کچھ سالوں تک سیکرٹری کے طور پر خدمت کرتا رہا۔ اُس وقت محترم سید صادق علی صاحب مربی اطفال تھے۔

1947ء میں تقسیم ملک کے بعد والدین کے ہمراہ پاکستان آگیا۔ کچھ عرصہ کے بعد دوبارہ تعلیم کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ اس لئے کہ والد صاحب میرے لئے ہر کام سے زیادہ تعلیم کو پسند کرتے تھے۔ چنانچہ جب مدرسہ احمدیہ پاکستان میں جاری ہوا تو قبلہ والد صاحب، خود میرے ساتھ آئے اور مجھے مدرسے میں چھوڑ کر واپس گاؤں چلے گئے۔ اس عرصے میں والدین کا قیام۔ قلعہ صوبا سنگھ، ضلع سیالکوٹ میں رہا۔"

فرقان فورس میں شمولیت

آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ رضا کاروں کو "محاذِ کشمیر" پر جانے کے لئے تیار کیا گیا، تو جماعت احمدیہ کی طرف سے حضرت مصلح موعود کے فرمان پر "فرقان فورس" تیار کی گئی۔ آپ کو اس میں شامل ہو کر بطور رضا کار خدمت سرانجام دینے کا موقع ملا۔ اس پر آپ کو حکومتِ پاکستان کی طرف سے "تمغۂ خدمت 1948ء برائے کشمیر" دیا گیا۔

اعلیٰ تعلیم اور ملازمت

1948ء میں مدرسہ احمدیہ کی آخری جماعت پاس کرنے کے بعد اسی سال جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے دو سال اس ادارہ میں رہ کر پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد آپ کئی ماہ مسلسل بیمار رہے، آخر خرابی صحت کی وجہ سے آپ کو وقف سے فارغ کر دیا گیا۔

آپ کی باقاعدہ عملی زندگی کا آغاز بطور استاد زبان عربی کے فروری، 1951ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں، ضلع سیالکوٹ سے ہوا۔ گو اس کے بعد بھی آپ کا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا سلسلہ جاری رہا۔ اس کے بعد 1954ء میں ادیب فاضل اور 1956ء میں منشی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ آپ خود تحریر کرتے ہیں:۔

"1956ء میں خاکسار لاہور آگیا۔ تاکہ بہتر علمی ماحول سے استفادہ کر سکے۔ کوئی آٹھ سال تک لاہور کے ایک معروف ادارے مسلم ماڈل ہائی سکول میں تدریسی خدمت بجالانے کے بعد کچھ عرصہ ربوہ میں جامعہ احمدیہ میں بطور لائبریرین رہا۔ مگر اپریل، 1965ء میں خاکسار کینٹ پبلک سکول، کھاریاں کینٹ چلا گیا۔ وہاں رہ کر نہ صرف علمی و ادبی مشغلے جاری رکھے، بلکہ اپنی تعلیم کو بھی مکمل کیا۔ لاہور کے دوران 1960ء میں میٹرک کر لیا تھا، 1968ء میں ایف اے۔ 1970ء میں بی اے، 1972ء میں ایم اے اردو اور دو سال بعد ایم اے فارسی کے امتحانات پنجاب یونیورسٹی سے پاس کر لئے۔ تدریس کے علاوہ علمی و ادبی مطالعہ اور نظم و نثر لکھنے کا کام جاری رہا۔ اس دوران مختلف ادبی جرائد اور اخباروں میں علمی و ادبی، تنقیدی اور دینی و تاریخی مقالات چھپتے رہے۔ چار سال تک "نشانِ منزل" نامی رسالہ کا مدیر بھی رہا۔"

جماعتی خدمات

مخلص احمدی گھرانے سے ہونے کی وجہ سے چھوٹی عمر سے ہی نظام جماعتِ احمدیہ سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رہے۔ اطفال الاحمدیہ کی عمر سے مختلف عہدوں پر کام کا آغاز کیا۔ لاہور قیام کے دوران خدام الاحمدیہ کے تحت سیکرٹری مجلسِ حسنِ بیان رہے۔

کھاریاں کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کھاریاں شہر میں جنرل سیکرٹری اور ضلعی سطح پر امیر صاحب ضلع کی مجلسِ عاملہ میں سیکرٹری تعلیم کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ 1985ء میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی تحریک وقف بعد از ریٹائرمنٹ پر لبیک کہتے ہوئے خود کو پیش کیا، جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہِ شفقت منظور فرمالیا آپ نے مختلف علمی اور تحقیقی کام کئے جن میں "دینی نصاب" کے نام سے تین کتابیں اور کتابچہ "چاند گرہن اور سورج گرہن" شامل ہیں۔ آپ نے جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور استاد اردو و فارسی بھی چندسال تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔

قرآنِ کریم کا پنجابی زبان میں ترجمہ

ایک خاص اعزاز اور خدمت جو محترم یعقوب صاحب نے کی، جس کی وجہ سے آپ کا نام ہمیشہ تاریخ احمدیت میں نہایت ادب و احترام کے ساتھ یاد رکھا جائے گا، وہ آپ کا قرآنِ کریم کا پنجابی زبان میں ترجمہ کرنے کا اعزاز ہے۔ یہ کچھ یوں ہوا کہ 1987ء میں آپ نے منتخب آیاتِ قرآنی، منتخب احادیث اور منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود کا پنجابی زبان میں ترجمہ کیا۔ جب یہ ترجمہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اسے پسند فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مکمل قرآن مجید کا ترجمہ پنجابی زبان میں کریں۔ اس پر محترم محمد یعقوب امجد صاحب نے اکتوبر 1987ء سے جولائی 1988ء تک قرآن مجید کا مکمل ترجمہ پنجابی زبان میں کر کے قسط وار حضور کی خدمت میں بھجوا دیا۔ بعد ازاں اس کی نظرِ ثانی اور کتابت ہوئی آخر جولائی 1990ء میں ترجمہ نظارتِ اشاعت کے تحت چھاپ دیا گیا۔ آپ کے اس کام سے خوش ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1989ء میں برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر اعزازی طور پر بلایا اور اپنے دستِ مبارک سے قلم عطا فرمایا۔ اسی طرح حضور نے پنجابی ترجمہ چھپنے پر اس کا ایک نسخہ اپنے دستِ مبارک سے دعائیہ کلمات تحریر فرما کر آپ کے لئے ارسال فرمایا۔

قرآنِ مجید کے علاوہ آپ نے چند کتب کا بھی پنجابی زبان میں ترجمہ کیا۔

اولاد

آپ کے ایک ہی بیٹے مکرم محمد ادریس صاحب ایم۔اے (تاریخ) ہیں۔ آجکل یو۔بی۔ایل کھاریاں میں مینیجر کے طور پر فرائض انجام دے رہے ہیں۔ ان سے محترم یعقوب صاحب کے تین پوتے اور تین ہی پوتیاں ہیں۔

آپ کے صاحبزادے آپ کے بارہ میں لکھتے ہیں :۔

جب آنکھ کھولی تو آپ کو "والدین کا ایک فرمانبردار بیٹا" کے روپ میں پایا۔ اپنے بوڑھے والدین کا بہت ہی احترام کرتے تھے اپنے کام میں بہت ہی باقاعدہ اور ذمہ دار تھے۔ پیشہ وارانہ طور پر انتہائی ماہرانہ انداز تھا۔ اپنے مضامین جو پڑھاتے تھے مکمل عبور رکھتے تھے۔ زندگی میں نمود و نمائش سے سخت بیزار تھے۔ دنیوی مال و دولت کا بالکل شوق نہیں تھا۔ زندگی میں صرف کتاب کو ساتھی بنایا اور تمام عمر اس کی رفاقت میں گزار دی۔ اپنے رفقائے کار کے درمیان انتہائی عزت و احترام سے پہچانے جاتے تھے اور سب آپ کو اصول پسند اور نظم و ضبط کا پابند سمجھتے تھے۔ جماعت سے اپنا والہانہ تعلق ہمیشہ ہر جگہ فخر کے ساتھ بیان کرتے۔ جماعت احمدیہ اور خلافت سے محبت آپ کی زندگی کا ایک سنہری باب ہے۔ خلافت سے والہانہ لگاؤ تھا اور خلیفۂ وقت کے ہر فرمان پر لبیک کہنے کے لئے ہر وقت منتظر رہتے تھے۔ خلیفہ وقت سے ہر وقت رابطہ رکھتے تھے۔ وقف کر کے بہت خوش تھے اور بہت ہی شوق کے ساتھ خلیفۂ وقت کی طرف سے سپرد کئے گئے کام کرتے تھے۔ وکالتِ تصنیف و تالیف سے منسلک رہے تو ریکارڈ وقت میں ہر کام مکمل کرتے رہے۔ حضور کے ارشاد کے ساتھ قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ بہت تیزی کے ساتھ مکمل کیا درمیان میں اور بھی تراجم کا کام جو جماعت کی طرف سے سپرد ہوتا فوراً مکمل کر کے لے جاتے۔ جامعہ احمدیہ میں پڑھاتے بھی رہے اور طالبِ علموں میں بہت مقبول رہے۔ جب حضور نے لندن جلسہ پر بلایا تو بہت خوش تھے۔ قرآن مجید کے ترجمہ کے حوالے سے حضور نے خطبہ جمعہ میں بھی آپ کا ذکر کیا۔ MTA پر پروگرام

''ملاقات'' میں حضور نے اپنی موجودگی میں آپ کی نظم سنی جو کہ آپ کے ایک شاگرد نے پڑھی ۔غرضیکہ جماعت کی محبت آپ کی غذا تھی ۔ چاہتے تھے کہ ہر وقت جماعت کے کاموں میں مصروف رہوں اور اس طرح بہت خوشی محسوس کرتے تھے ۔مجلس شوریٰ کے اعزازی ممبر (مستقل) بنائے گئے تھے ۔ادبی زندگی میں 1950ء سے طبع آزمائی جاری تھی ۔ بہت سے اخبارات و رسائل میں مضامین اور خطوط وغیرہ چھپتے رہے ۔نظم اور نثر میں عربی اور فارسی میں کام کیا ۔آپ کے سینکڑوں مضامین شائع ہوئے ۔ بہت اچھے شاعر بھی تھے ۔نامور لکھنے والوں مثلاً مولانا صلاح الدین احمد، عبدالمجید سالک، شیر محمد اختر، ثاقب زیروی، ڈاکٹر وزیر آغا ، جیلانی کامران ، غلام جیلانی اصغر ، ڈاکٹر فرمان فتح پوری علامہ علاؤالدین صدیقی ، امجد اسلام امجد سے ملاقات اور خط و کتابت رہتی ۔ جب 1964ء ربوہ میں کل پاکستان اردو کانفرنس ہوئی تو آپ نے بھی اس میں مقالہ پڑھا ۔آج ماشاء اللہ ہر میدان میں آپ کے شاگرد موجود ہیں۔

آپ کی شاعری

شعراء احمدیت میں آپ کا نام خاصا مشہور و مقبول ہے ۔آپ شاعری کے ذریعے عامۃ الناس کو صراطِ مستقیم کی طرف توجہ دلاتے ہیں ۔آپ کے اشعار ہر سننے اور پڑھنے والے کے لئے ایک چیلنج پیش کرتے ہیں اور پھر اس پر مضبوطی سے قائم رہتے ہیں ۔آپ کے ہاں حق و صداقت کی قبولیت کا کھلے عام اعتراف اور پھر دوسروں تک اسے پہنچانے کے لئے عزم و ہمت کا تذکرہ عام ہے ۔چونکہ آپ حقیقت پسند شاعر ہیں اس لئے ڈھکی چھپی بات کرنا پسند نہیں کرتے جو بات دل سے نکلتی ہے بغیر کسی ''سنسر'' کے پیش کر دیتے ہیں۔

چند نعتیہ اشعار یہ ہیں۔

بشیر تو ہے نذیر تو ہے
حبیب ربّ قدیر تو ہے
یہ چشم و دل کی حکایتیں ہیں
محبتوں کا سفیر تو ہے
سب اہل دانش یہ جانتے ہیں
ملیک وہ ہے ، وزیر تو ہے
ہوا نہ تجھ سا نہ ہو سکے گا
کہ آپ اپنی نظیر تو ہے

روزنامہ الفضل ربوہ کے تعطل کے بعد دوبارہ اجراء پر آپ نے ایک خوبصورت قطعہ کہا۔

چشمۂ ''الفضل'' جاری ہوگیا
آگہی پر وجد طاری ہوگیا
انقلابِ وقت یوں گویا ہوا
بے بسوں پر فضل باری ہوگیا

پھر کہتے ہیں۔

سختیوں کو جھیلتے ہیں خندہ پیشانی سے جو
رحمتوں کی بارشیں ہوتی ہیں ان پر بے حساب
موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر چلتے رہو
زندگی کا کیا بھروسہ ؟ یہ تو ہے مثلِ حباب

نذرانۂ عقیدت بحضورِ خلافت ان الفاظ میں پیش کیا:۔

ہے چشمۂ جاری عطائے خلافت
ندائے فلک ہے ندائے خلافت
خلافت سے وابستہ دامن کو رکھو
رضائے خدا ہے رضائے خلافت
اطاعت کے جوئے کو گردن پہ رکھو
یہی ہے سراسر ،وفائے خلافت

اردو زبان کے علاوہ عربی میں بھی شاعری کی ۔ آپ کا کلام مختلف جماعتی و غیر جماعتی اخبارات و رسائل میں شائع ہوتا رہا اور اب اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کو یکجا کر لیا جائے۔

ادبی زندگی

آپ اردو، فارسی، عربی اور پنجابی کے ماہر تھے ۔ جماعتی اور غیر جماعتی اخبارات و رسائل میں آپ کے علمی اور تحقیقی مضامین چھپتے رہے ہیں ۔مضامین کی تعداد ڈیڑھ دو سو کے قریب ہوگی ۔ان میں تراجم عربی اور فارسی زبان سے ، اردو زبان اور اس کے املاء اور تلفظ کے بارہ میں ، سیرت و سوانح ، تاریخ ، فلسفہ ، معاشرتی مسائل اور نظام تعلیم کے بارہ میں مضامین شامل ہیں۔

وفات

محترم محمد یعقوب امجد صاحب مؤرخہ 27 رجنوری 2006ء کو سی ایم ایچ کھاریاں کینٹ میں بعمر 74 سال وفات پا گئے ۔آپ کی نمازِ جنازہ اگلے دن بعد نمازِ ظہر بیت مبارک ربوہ میں مکرم محمد اسلم شاد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ نے پڑھائی ۔آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی ۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

ارتھ سائنسز

بہت بڑی تعداد میں ایسے مطالعاتی اور عملی علوم ہیں جنہیں ارتھ سائنس کہتے ہیں ۔ پٹرولیم، انجینئرنگ ، معدنیات تلاش کرنے والے انجینئر ، زمین کی تہوں میں پانی کی نقل و حرکت کا مطالعہ کرنے والے سائنسدان ، زمین کی طاقت اور سپورٹنگ سٹرکچرز کا مطالعہ کرنے والے انجینئر ، زلزلوں کا مطالعہ کرنے والے سائنسدان ، جیولوجی کے پروفیسر ، طبیعات دان اور کئی دوسرے محققین کی کھوج اور چھان بین سے حاصل ہونے والے علوم کو ارتھ سائنسز میں شمار کیا جا سکتا ہے۔ مرسلہ: طاہر احمد خان)

حکیم منور احمد عزیز صاحب

بادام کا مختصر تعارف اور فوائد

بادام کے تخموں اور تیل سے قدیم یونانی اور اطالوی زمانہ قبل مسیح سے ہی واقف تھے ۔حکیم ثافرسطس یونانی کی تالیفات میں آمنڈ کے نام سے بادام کا اکثر مقامات پر ذکر آیا ہے ۔ بادام کا مسکن ایران بتایا جاتا ہے ۔ بادام کے غنچے یہودی لوگ بڑے تہوار یا عید کے موقع پر اپنے مذہبی اجتماع میں لے جایا کرتے تھے۔

بادام کی دو مشہور اقسام ہیں ۔ نمبر 1 بادام شیریں ۔نمبر 2 بادام تلخ ۔اس کے علاوہ اور بھی چند میوے ایسے ہیں ۔جن کو بادام کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ مثلاً بربری بادام ۔ صحرائی بادام ۔ سیلونی بادام وغیرہ۔

حصص مستعملہ

مغز اور تخم کا چھلکا ۔ ذائقہ شیریں ۔ مقدار خوراک ۔ مغز بادام سات سے گیارہ عدد روغن بادام تین ماشہ سے ایک تولہ

کیمیائی تجزیہ

شیریں مغز بادام میں روغن ثقیل 50 فیصدی شکر و گوند پانچ سے دس فی صد پروٹین 24 فیصد ۔ معدنی نمکیات 5 فی صد وغیرہ ہوتے ہیں۔

فوائد

بادام مقوی و مرطب دماغ ہے ۔ ملین شکم ۔ ملین صدر ۔ منوم ہے ۔قوت بصارت کو فائدہ دیتا ہے ۔ سینہ اور طبیعت کو نرم کرتا ہے ۔ بدن کو فربہ کرتا خشک کھانسی اور مثانہ کی خراش کو رفع کرتا ہے ۔ مغز بادام سے روغن نکالا جاتا ہے ۔ جس کو تقویت دماغ کے لئے سر پر لگاتے ہیں ۔ رفع قبض کے لئے بادام روغن دودھ میں ملا کر رات کو سوتے وقت پلاتے ہیں ۔ اگر حاملہ ساتویں مہینہ سے روزانہ چند قطرے دودھ میں پینا شروع کر دے تو بچہ کی پیدائش میں سہولت ہوتی ہے ۔ کڑوا بادام زہریلا ہوتا ہے ۔اس لئے اس کو خوردنی طور پر استعمال میں نہیں لانا چاہئے ۔ بادام تلخ کو بیرونی طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

بادام کے درخت کی اونچائی معمولی ہوتی ہے ۔ یہ انار اور بہی کے درخت کے برابر بڑھ جاتا ہے ۔ درخت کی چھال سرخی اور تیرگی مائل ہوتی ہے ۔ پتے سبز ہلکے رنگ کے ہوتے ہیں ۔اور پودے بڑھ جانے پر ہلکے سفید رنگ کے ہوتے ہیں ۔ جو پت جھڑ کے زمانہ میں گر جاتے ہیں ۔ بستانی بادام کا درخت کاشت کے بعد تیسرے یا چوتھے سال پھل دیتا ہے ۔ جو برسوں تک پھل دیتا رہتا ہے بادام شیریں بہت سے امراض میں استعمال کرایا جاتا ہے۔

بادام دماغ کو طاقت دیتا اور اس کی خشکی دور کرتا ہے ۔اس لئے مالیخولیا اور جنون میں مغز بادام اور روغن بادام بکثرت استعمال کرایا جاتا ہے ۔ اطباء بادام کی شکل آنکھوں کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کے مقوی بصارت ہونے پر استدلال کرتے ہیں ۔ تقویت بصارت کے لئے مغز بادام کئی طریقوں سے استعمال کرتے ہیں ۔ بادام کا چھلکا جلا کر دانتوں پر ملنے سے مسوڑھے اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں ۔ اور دانتوں سے خون آنا بند ہو جاتا ہے ۔شرابت بادام سے دل کو فرحت ہوتی ہے ۔اور دل کی گرمی اور پیاس دور ہو جاتی ہے۔

مغز بادام اور انجیر کو اکٹھا استعمال کرنا قبض دور کرتا ہے ۔اور اس کا روغن دودھ میں رفع قبض کے لئے دیا جاتا ہے ۔ مغز بادام گردوں کو طاقت دیتا ہے اور ذیابیطس میں مفید ہے ۔ مغز بادام سے خون صالح پیدا ہوتا ہے ۔مغز بادام پیس کر جلد پر لگانے سے نرم ہو جاتی ہے ۔ پھٹے ہوئے ہاتھوں ۔ چھلی ہوئی اور خراش دار جگہ پر لگانے سے تسکین ملتی ہے ۔مغز بادام چہرہ کے رنگ کو نکھارتا ہے ۔ اس لئے رنگ نکھانے والے ابٹنوں میں مغز بادام کو خاص اہمیت حاصل ہے ۔ بادام کا سخت چھلکوں کا تیل ، داد چنبل ، تر و خشک خارش اور برص کے داغوں پر لگانا مفید ہے ۔ مغز بادام ثقیل اور دیر ہضم ہوتا ہے ۔لیکن اگر اس کو نمک کے ساتھ کھایا جائے تو یہ نقص دور ہو جاتا ہے۔

ابٹن

بادام کی کھلی ایک پاؤ ۔ باکچھڑ ایک تولہ باریک پیس کر اچھی طرح ملا لیں ۔تھوڑے سے ابٹن کو دہی میں حل کر کے چہرہ پر ملیں اور چند منٹ بعد صاف کر لیں چہرہ کا کھردرا پن ۔ دھبے اور جھریاں دور ہو کر رنگت نکھرتی اور خوبصورتی بڑھتی ہے۔

مال سے محبت مت کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

اے مخلصو! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں کو قوت بخشے ۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو ثواب حاصل کرنے اور امتحان میں صادق نکلنے کا یہ موقع دیا ہے ۔ مال سے محبت مت کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ اگر تم مال کو نہیں چھوڑتے تو وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 318)

حاصل مطالعہ...................... جیون خان کے قلم سے

کمر توڑ رسم ورواج

رسمیں شیطان کی آنت کی طرح پھیلتی چلی جارہی ہیں۔ منگنی پر دھوم دھڑکا ہوگا۔ لڑکے گلے میں پیلے دوپٹے لٹکائے دھمال ڈالیں گے۔ لڑکیاں فلمی گانوں پر رقص کریں گی۔ باجا گاجا اور موسیقی کے نام پر آسماں سر پر اٹھایا جائے گا۔ رت جگا ہوگا۔ تھاپ ایسی پڑے گی کہ نیم مردہ رگوں میں بھی گرم لہو دوڑنے لگے گا اور سفید بالوں والے عہد رفتہ کو آواز دینے لگیں گے۔ رات کے تیسرے پہر پرتکلف کھانا ہوگا۔ خرچ جتنا اٹھے کوئی پرواہ نہیں۔ نام پر بٹہ نہیں لگنا چاہئے۔ پھر بیاہ کی تاریخ لینے کا مرحلہ اپنے اندر جنوں کے آثار لئے آتا ہے نئی نئی رشتہ داری کی داغ بیل پڑی ہے۔ کہیں کوئی لغزش نہ ہوجائے۔ خاطر مدارت میں کسر رہ گئی تو رخنہ پڑ سکتا ہے۔ منگنی ٹوٹنے کا خدشہ سر پر لٹکی ننگی تلوار سے کم نہیں۔ دونوں طرف برابر آگ لگی رہتی ہے۔ حیثیت سے بڑھ کر ناز نخرے ہوتے ہیں۔ تاریخ ذرا دور کی طے ہوجائے تو موقع بہ موقع تحائف بھجوانا لازم ہے۔ عیدی تو بہر حال ہے۔ سالگرہ کا ٹنٹا اس کے علاوہ ہے دولہا دلہن کی حد تک تو چلو یہ مناسب سہی مگر یہ سلسلہ ماں باپ سے ہوتا ہوا جب بہن بھائیوں کے ورود و مسعود پر جشن برپا کرنے تک جا پہنچتا ہے تو اونٹ کی کمر ٹوٹنے لگتی ہے۔ ہر موقع پر خوشیوں کے نام پر بے تحاشا اخراجات اٹھتے ہیں جن کی جیب سے جاتا ہے وہ اگر کم وسیلہ ہوں تو مدتوں خوشی تو کیا دھیمی سی مسکراہٹ بھی ان کے لبوں پر نہیں آتی۔

بیاہ کے دن قریب آتے ہیں تو بخار سا چڑھ جاتا ہے۔ لڑکی کو ''مائیوں'' بٹھایا جاتا ہے۔ پرانے زمانہ میں سیڑھی کھولا کرتے ہیں۔ وہ سادہ سی رسم ہوتی تھی۔ سہیلیاں اسے تیل لگاتی تھیں۔ میلے سے کپڑے پہن کر وہ گوشہ نشین ہوجاتی تھی۔ صابن کا استعمال ترک ہو جاتا تا کہ بارات آنے پر جب دلہن بنے سنورے تو رنگ و روپ شباب کو دو آتشہ کردے۔ اس موقع پر سسرال والے وارد نہیں ہوتے تھے۔ نہ دعوت کا بندوبست ہوتا تھا نہ آؤ بھگت کا ہمجولیاں گیت گاتی تھیں۔ آپس میں چھیڑ چھاڑ کرتی تھیں۔ ہنستی کھیلتی تھیں حد سے اگر تجاوز ہو جاتا تو بڑی بوڑھیوں سے ڈانٹ پڑ جاتی تھی۔ نئے زمانے کے ڈھنگ نرالے ہیں۔ شہروں میں تو بڑا بکھیڑا ہے۔ سسرال سے پرے کا پرا چلا آرہا ہے۔ ساس، نندیں اور ان کی سسرالی خواتین سج دھج کر نازل ہوتی ہیں۔ خاطر تواضع کے بغیر وہ واپس لوٹیں تو دلہن بیچاری کا عمر بھر وہ حشر ہوگا کہ زندگی اجیران ہوجائے گی۔ مانگ تانگ کے بھی کرنا پڑے کئی پکوان تیار کرنا ہوں گے۔ ڈھولک شروع ہو گی تو باقاعدہ لنگر کا اہتمام ہوگا۔ رشتہ دار دور دراز سے آئیں گے رہائش سے لے کر طعام اور آرام تک میزبانوں کے ذمہ ہوگا۔ ذرا سی اونچ نیچ تک معاف نہیں کی جائے گی۔ جسے ساری تقریبات کی دعوت نہ ملی اس کے شکوے تا حیات سننا ہوں گے۔

مہندی کی رسم نہ صرف ناگزیر بن چکی ہے بلکہ دھوم دھڑکے میں سہرا بندی، بارات اور ولیمہ کو بہت پیچھے چھوڑ چکی ہے۔ دونوں جانب جواں نسل خوب رنگ جماتی ہے۔ پرتکلف دعوت مہندی کا لازمی حصہ بن چکی ہے۔ کمر توڑ مہنگائی اور مہمانوں کا اژدھام، اکیلی مہندی پر ہی لاکھ سوا لاکھ اٹھ جانا حیرت کا باعث نہیں۔

سرکار بڑی بھولی ہے۔ قانون پاس کر دیا کہ بارات کو کھانا کھلایا جائے نہ ولیمہ پر اس کا اہتمام ہو۔ چائے پانی پر ہی مہمانوں کو رخصت کر دیا جائے اس سادگی پر کون نہ مر جائے اے خدا۔ ایک طرف چائے پانی کے دام بڑھ گئے۔ دوسری جانب باہر سے آنے والے مہمانوں کے لئے چار دیواری کے اندر کھانے کا علیحدہ انتظام کرنا پڑا۔ بچت تو کیا ہونا تھی اخراجات کم ازکم ڈیڑھ گنا ہوگئے اور خجل خواری بے حساب بڑھ گئی۔

ولیمہ کہیں کرو۔ پردیسی مہمانوں کو کھانا کہیں اور کھلاؤ دونوں جگہ سائیاں لگیں گے۔ روشنیاں ہوں گی بٹھانے کا بندوبست ہوگا۔ کباڑہ ہونے میں رہی سہی کسر نکل جائے گی۔ جہیز کا عذاب اپنی جگہ قائم ہے سونے اور عروسی جوڑوں کی قیمتوں میں دوڑ لگی ہے۔ لاکھوں کے زیور اور ہزاروں کے لہنگے جو زندگی بھر میں چند بار ہی پہنے جائیں فضول خرچی کی انتہا ہے۔ پرانی ریت چلی آرہی تھی کہ شادی بیاہ کے موقع پر دوست رشتہ دار نقد رقم دیا کرتے تھے۔ دیہی زندگی میں یہ بڑی سہولت تھی۔ جتنا خرچ اٹھتا تھا اتنا ہی ''نیوندرا'' اور ''بھاجی'' کی صورت میں آمدنی ہوجاتی تھی عموماً چار پیسے بچ رہتے تھے جو نو بیاہتا جوڑے کو زندگی میں پہلی بار خوشحال ہونے کا احساس دلاتے تھے۔ زندگی کا یہ اہم مرحلہ دلآویز امنگوں اور سنہرے خوابوں سے شروع ہوتا تھا۔ شادی بیاہ قرض کے جال میں پھنسے بغیر گزر جاتے تھے۔

اب معاملہ چوپٹ ہے رسوم و روایات کی وسعت اور پھیلاؤ نے اوسط آمدنی والے خاندانوں کا بھرکس نکال دیا ہے تقریبات کو نبھاتے نبھاتے گھر والے تھک ہار کر چور ہوجاتے ہیں۔ بیاہ کے تین چار روز بعد جب ہوش ذرا ٹھکانے آتے ہیں تو ستم رسیدہ ماں باپ بند کواڑوں کے پیچھے بیٹھ کر حساب جوڑتے ہیں۔ خرچ جب آمدن سے کئی گنا نکلتا ہے تو سر پکڑ کر گہری سوچ میں چلے جاتے ہیں۔ ادھار کیسے چکایا جائے گا۔ مانگنے والا ایک کے بعد دوسرا چلا آئے گا۔ ان سے وعدہ اس دن کا تھا۔ خسارہ کہاں سے پورا ہوگا۔ ایک ایک کر کے ان اپنوں کے چہرے سامنے آتے ہیں جن سے قرض ملنے کی توقع ہوسکتی ہے۔ آبرو اور بھرم کا انحصار اب صرف اسی امید پر ہے کہ کہیں نہ کہیں سے عارضی امداد مل جائے گی وہ رقم کیسے لوٹائی جائے گی اس لمحے سوچنا تک فضول ہے۔ ہو رہے گا کچھ نہ کچھ گھبرائیں گے کیا؟

فضول رسموں کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟ معاشرہ زوال کا شکار ہے۔ متوسط اور غریب طبقہ بے بس ہے۔ قیادت اور اختیار اشرافیہ کے ہاتھوں میں ہے جن کے پاس اتنے وسائل ہیں کہ انہیں سوچنا نہیں کہ کہاں خرچ کریں۔ غالب طبقہ ہی نئی رسومات کی طرح ڈالتا ہے۔ پھر بھیڑ چال چل پڑتی ہے۔ ریوڑ سے علیحدہ ہوجانے کی ہمت اول تو کم لوگوں میں پائی جاتی ہے اور دوسرے اکیلی بھیڑ کو عموماً بھیڑیا لے اڑتا ہے۔

متوسط طبقہ کو آج نہیں تو کل انگڑائی لینا ہوگی۔ اپنی تقدیر کا خود مالک بننا ہوگا۔ ایک تحریک کو جنم دینا ہوگا جو عوام کو بے معنی رسوم و روایات سے نجات دلا سکے۔ چند حوصلہ مندوں کو جرأت رندانہ کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ قرون اولیٰ کے طور طریقوں کی طرف لوٹنا ہوگا۔ شادی بیاہ کی یہ تقریب میں شمولیت قریبی دوستوں اور اقرباء تک محدود کرنا ہوگی ہوٹلوں میں دعوتیں ترک کرنا ہوں گی۔ بارات دلہن کے گھر آئے اور ولیمہ دولہا کے گھر پر۔ مہمان ان گھروں میں سما سکیں اتنے ہی بلائے جائیں۔ چادر کے مطابق پاؤں پھیلانے کا رواج پڑے گا تو بہت سے مرجھائے ہوئے پھول پھر سے کھل اٹھیں گے۔ اور بہار لوٹ آئے گی۔ (روزنامہ جنگ 6 مئی 2006ء)

مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب

سگریٹ نوشی ترک کرنے کے طریق

اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نکوٹین کے عادی ہو چکے ہیں اور آپ کے لئے سگریٹ چھوڑنا قطعی ممکن نہیں رہا تو اس صورت میں آپ نکوٹین کا مفید متبادل تلاش کریں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ نکوٹین چند ہفتوں تک کسی محفوظ طریقے سے لیں تا کہ آپ کی سگریٹ کی عادت کم ہو۔ اور آپ سگریٹ کے بغیر رہنے کے عادی ہوجائیں۔ پھر آپ نکوٹین کی مقدار بتدریج کم کر کے بالآخر اسے چھوڑ سکیں گے۔

اس کے دو طریقے ہیں۔ چیونگم اور جسم پر لگانے کی پٹی۔ چیونگم جب استعمال کی جاتی ہے تو اس سے نکوٹین خارج ہوتی ہے۔ آپ کم مقدار کی حامل، نکوٹین گم لے سکتے ہیں اور اس کے موثر استعمال میں صرف چند دن لگتے ہیں۔ جسم پر لگانے والی پٹی، چپکنے والے پلاسٹر کی طرح ہوتی ہے۔ جسے بازو کے اوپر والے حصے میں لگا دیا جاتا ہے۔ جس سے جسم کو جلد کے ذریعے نکوٹین فراہم ہوتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں ہمارے ملک میں منتخب میڈیکل سٹورز پر دستیاب ہیں۔ لیکن اس طرح سے علاج شروع کرنے سے پہلے پیکٹ پر دی گئی معلومات اور مشوروں کا مطالعہ ضرور کر لینا چاہئے۔

جب آپ تمباکو نوشی ترک کرنے کا مصمم ارادہ کر لیں تو سب سے پہلے تمام حقائق کا بغور جائزہ لے کر اپنے آپ کو ذہنی طور پر اس جدوجہد کے لئے آمادہ کریں اور خود کو یہ سمجھانے کی کوشش کریں کہ آپ کی یہ کوشش نہ صرف آپ کو صحت و تندرستی سے نوازے گی بلکہ ان تمام اہل خانہ کو، جن سے آپ کو خاص لگاؤ ہے۔ بہت حد تک مطمئن بھی کر دے گی۔ آپ کی اس کوشش کو سب سراہیں گے۔ آپ کے گھر کا امن و سکون لوٹ آئے گا۔ اس کا ایک اور بہت اہم پہلو یہ بھی ہے کہ مالی حالت پر بھی اس کا صحت مندانہ اثر پڑے گا۔ ذرا اپنے پیسوں کا خیال کریں اور حساب تو لگائیے کہ آپ تمباکو نوشی پر دن میں کتنا خرچ کرتے ہیں اور پھر یہ حساب لگائیے کہ یہ رقم ایک مہینے میں کتنی بن جاتی ہے۔ اور سالانہ آپ کے بجٹ پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟ جب آپ یہ حساب لگائیں گے تو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ یہ صرف پیسوں کا ضیاع ہی نہیں بلکہ اس طرح آپ اپنی صحت سے بھی کھیل رہے ہیں۔ جو قدرت کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ صرف ایک لمحے کے لئے سوچیں آپ کیا چاہتے ہیں۔ تمباکو نوشی یا صحت؟ یقیناً آپ صحت مند رہنا چاہیں گے۔ تو یاد رکھیے کہ یہ دونوں باتیں ایک ساتھ نہیں چل سکتیں۔ یہ ایک دوسرے کا تضاد ہیں۔

ذرا ان بیماریوں کی طرف نظر ڈالیں۔ جنہیں آپ سگریٹ کے ہر کش پر دعوت دے رہے ہیں۔ جب ایک بار آپ سگریٹ چھوڑنے کا فیصلہ کر لیں تو ایک دن مقرر کریں۔ یہ دن اگر چھٹی کا ہو تو بہتر ہے تا کہ آپ پر زیادہ دباؤ نہ ہو۔ پھر اپنے گھر سے سگریٹ اور اس کے سارے لوازمات مع ایش ٹرے وغیرہ ہٹا دیں۔ اس کے علاوہ طرز زندگی میں تبدیلی اور گھر سے باہر صحت مندانہ سرگرمیاں بھی نہ صرف آپ کی صحت کی بقا کے لئے مفید ہیں۔ بلکہ اس طرح آپ کی توجہ سگریٹ نوشی سے ہٹ جائے گی۔ جب آپ سگریٹ نوشی ترک کرنے کا ارادہ کریں تو دعا بھی ضرور کریں تا کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اس نیک ارادے کو پایہ تکمیل تک پہنچنے میں آپ کا مددگار رہو۔

واقفین نو بچوں کے والدین کو چاہئے کہ وہ خود بھی سگریٹ نوشی سے اجتناب کریں اور اپنے بچوں پر بھی نظر رکھیں کہ وہ ایسی بری عادت میں مبتلا نہ ہوں۔ کیونکہ سگریٹ نوشی سے ہی چرس اور ہیروئن وغیرہ کے راستے کھلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے بچوں کی اعلیٰ رنگ میں تربیت کرنے کی توفیق دے۔ آمین

خبریں
ملکی اخبارات میں سے

پاکستان میں منصفانہ انتخابات امریکہ نے کہا ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں اور الیکشن حکام کے ساتھ مل کر پاکستان میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ مشرف نے 2007ء میں عام انتخابات کا عزم کر رکھا ہے الیکشن کمیشن کو سیاسی اعتماد کا حامل ادارہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

فیصل آباد میں آلودہ پانی سے ہلاکتیں فیصل آباد میں آلودہ پانی سے ہیضے کی وبا پھوٹ پڑی ہے جس سے 4 بچے جاں بحق ہو گئے جبکہ 300 افراد کو انتہائی تشویشناک حالت میں ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ 80 کی حالت نازک ہے واسا کی طرف سے فراہم کئے جانے والے پانی میں گٹروں کا پانی اور فیکٹریوں کے خطرناک کیمیکلز شامل ہو جاتے ہیں جنرل ہسپتال غلام محمد آباد میں ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔

فوجی اڈہ افغانستان کے صدر حامد کرزئی نے الزام عائد کیا ہے کہ پاکستان افغانستان کو اپنا فوجی اڈہ بنانا چاہتا ہے۔ ہمسایہ ملک عسکریت پسندوں کو تربیت دے کر افغانستان بھیج رہا ہے۔ وہ جان لے اب وہ دن نہیں رہے جب افغان حکومت پاکستان میں بنائی اور ختم کی جاتی تھی۔ ملا عمر بزدل ہیں وہ دوسرے ملک میں چھپ کر افغان عوام کو قتل کرنے کیلئے لوگ بھیج رہے ہیں۔ پاکستان کے ترجمان نے حامد کرزئی کے بیان کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے الزامات بے بنیاد ہیں پاکستان نے ہمیشہ افغانستان کی سالمیت کیلئے بات کی ہے۔ افغانستان میں بدامنی کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔

افغانستان میں خونریز لڑائی افغانستان کے دو صوبوں ہلمند اور قندھار میں خونریز لڑائی میں کم از کم 60 طالبان جاں بحق اور 45 کو گرفتار کر لیا گیا۔ خونریز لڑائی 12 گھنٹے جاری رہی۔ کئی دوکانیں جل گئی۔ قندھار میں ایک جھڑپ کے دوران کینیڈین خاتون فوجی ماری گئی۔ امریکی و برطانوی فوجیوں نے طالبان کے ٹھکانوں پر ہیلی کاپٹروں سے بمباری کی۔

پاکستان اور بھارت جوہری ہتھیاروں کا پروگرام ترک کر دیں امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت خطے میں امن کیلئے جوہری ہتھیاروں کا پروگرام ترک کر دیں۔ بھارت کے ساتھ معاہدہ جوہری عدم پھیلاؤ روکنے کی کوشش ہے۔ جنوبی ایشیاء کو مذہبی انتہا پسندی، دہشت گردی، تباہ کن ہتھیار، غربت اور ناخواندگی جیسے سنگین مسائل درپیش ہیں۔ پاکستان نے ایٹمی اثاثوں پر مکمل کنٹرول حاصل کیا ہے اور پاکستانی معیشت ترقی کی طرف گامزن ہے۔ ایران کے ساتھ گیس منصوبے سے پاکستان اور بھارت دستبردار ہو جائیں تو متبادل ذرائع سے توانائی کی ضروریات پوری کر سکتے ہیں۔

چین کی طرف سے فوجی تعاون کی پیشکش چینی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ چین کی مسلح افواج پاکستان کے ساتھ مزید تعاون کیلئے تیار ہے۔ دونوں ملکوں کی دوستی میں بدلتے ہوئے عالمی حالات کے باعث بہتری آئی۔

شوکت عزیز کی قذافی سے ملاقات وزیر اعظم شوکت عزیز نے طرابلس میں لیبیا کے صدر معمر قذافی سے ملاقات کی اور کہا کہ پاکستان لیبیا کے ساتھ اپنے تعلقات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے دونوں ممالک کے درمیان تجارتی اور دیگر شعبوں میں تعاون سے دوطرفہ تعلقات کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

پاکستان سٹیل مل کی نجکاری سپریم کورٹ آف پاکستان نے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری، مسٹر جسٹس عبدالحمید ڈوگر اور مسٹر جسٹس سید سعید اشہد پر مشتمل فل بنچ نے پاکستان اسٹیل ملز کی نجکاری کو غیر معقول قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ نجکاری کے اس غیر معقول فیصلے کی وجہ سے وہاں کام کرنے والے 13 ہزار مزدوروں کا مستقبل خطرے میں پڑ گیا ہے۔

علامہ بشیر سیالوی قتل نامعلوم موٹر سائیکل سواروں نے دن دیہاڑے فائرنگ کر کے برطانوی شہری اور ممتاز عالم دین علامہ پروفیسر بشیر احمد سیالوی کو قتل کر دیا اور دس لاکھ روپے کی رقم لوٹ کر فرار ہو گئے۔

ایران سخت بیانات جاری نہ کرے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ ایران جوہری پروگرام کے حوالے سے سخت بیانات جاری نہ کرے۔ آگے بڑھنے کا واحد ذریعہ مذاکرات ہیں۔

نواز شریف کو مشروط معافی ملی وزیر اطلاعات و نشریات محمد علی درانی نے کہا ہے کہ نواز شریف کو مشروط معافی ملی تھی۔ واپسی پر انہیں سزا ہو جائے گی۔ بے نظیر بھٹو کو وطن واپسی پر مقدمات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بے نظیر کو عشائیہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے ہملٹن میں پارک لین میں پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو کے اعزاز میں عشائیہ دیا۔

درخواست دعا

❁ مکرم نصیر الدین احمد صاحب حلقہ فیصل آباد لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میری خوش دامن محترمہ بشریٰ اکرم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ محمد اکرم صاحب مرحوم سابق ڈائریکٹر شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ ربوہ کافی عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ آجکل بیماری کی شدت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان کو جملہ بیماریوں سے نجات بخشے اور صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم کبیر احمد انور صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی تحریر کرتے ہیں کہ میرے تایا محترم حکیم بشیر احمد صاحب ہمدانہ ضلع منڈی بہاؤ الدین پچھلے پندرہ دن سے معدے کی تکلیف کے باعث شدید علیل ہیں اور کمزوری بھی بہت زیادہ ہے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو محض اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

ربوہ طلوع وغروب 20 مئی

طلوع فجر	3:31
طلوع آفتاب	5:06
زوال آفتاب	12:05
غروب آفتاب	7:04

پرانے پیچیدہ وضدی امراض بالخصوص
شوگر کا علاج
TRAINING & TREATMENT
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد۔ ربوہ
047-6212694 Mob: 0333-6717938

جلسہ سالانہ U.K مبارک
بیرون ملک عزیزوں کیلئے
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
اعلیٰ کوالٹی
اقصیٰ چوک ربوہ
ایک دام

SHARIF
JEWELLERS
047-6212515-047-6214750

بے ضرر قبض کشاء
سپر شکمی
گولیاں
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
04524-212434 Fax:213966

C.P.L 29-FD

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021- 7724606
7724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI
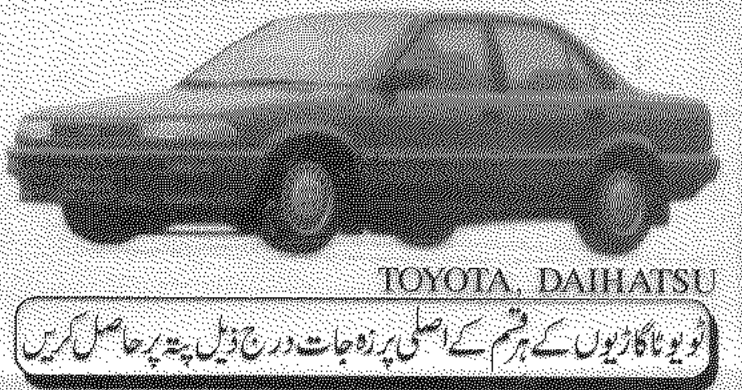
TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
021- 7724606
7724609
فون نمبر
47۔ تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3